

Freebooks.pk

مفت نوٹس • پرانے پرچہ جات • رہنما کتب

ICOM دوم سال معاشیات — پنجاب بورڈ (اردو میڈیم)

باب 5

بین الاقوامی تجارت

(International Trade)

کلیدی تصورات • تعریفات • مختصر و تفصیلی سوالات • معروضی سوالات • خاکہ جات • امتحانی نکات

© freebooks.pk — اصل تعلیمی مواد



یہ نوٹس پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB) کے تحت انٹر میڈیٹ (ICOM، جماعت 12) معاشیات کے نصاب کے باب پنجم، بین الاقوامی تجارت پر مبنی ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک اپنی ضروریات کی تمام اشیاء میں خود کفالت حاصل نہیں کر سکتا، کیونکہ قدرت نے ہر ملک کو مختلف وسائل اور مخصوص آب و ہوا سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ممالک تخصیص کار کے اصول کے تحت آپس میں تجارتی مراسم استوار کرتے ہیں۔

اس باب میں ملکی اور بین الاقوامی تجارت کا مفہوم اور فرق، بین الاقوامی تجارت کے فوائد و نقصانات، آدم سمٹھ کا نظریہ کلی برتری اور ڈیوڈ ریکارڈو کا نظریہ تقابلی مصارف، توازن تجارت اور توازن ادائیگی، گلوبلائزیشن، کثیر الملکنفی کارپوریشنز اور عالمی تجارتی ادارہ (WTO) تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ نوٹس Freebooks.pk نے تیار کیے ہیں۔

تعلیمی مقاصد

- ملکی اور بین الاقوامی تجارت کے مفہوم کی وضاحت کریں۔
- ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق کے نکات بیان کریں۔
- بین الاقوامی تجارت کے فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کریں۔
- نظریہ کلی برتری اور نظریہ تقابلی مصارف کی وضاحت کریں۔
- توازن تجارت اور توازن ادائیگی میں فرق کریں۔
- گلوبلائزیشن، کثیر الملکنفی کارپوریشنز اور عالمی تجارتی ادارے کے کردار کو بیان کریں۔

کلیدی تصورات

ملکی اور بین الاقوامی تجارت کا مفہوم

ملکی تجارت (Domestic Trade) سے مراد کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر افراد، اداروں، شہروں اور قصبوں کے درمیان اشیاء و خدمات کا لین دین ہے۔ اس میں خریدار اور فروخت کار ایک ہی ملک کے باشندے ہوتے ہیں اور یہ لین دین بدستور ملکی اثاثوں کا حصہ رہتا ہے۔



بین الاقوامی تجارت (International Trade) سے مراد کسی ایک ملک کا دیگر ممالک سے اشیاء و خدمات کا لین دین ہے۔ ہر ملک وہ اشیاء دوسرے ممالک سے منگواتا ہے جو وہ خود پیدا کرنے سے قاصر ہو یا جن کی پیداوار میں اسے نسبتاً زیادہ لاگت اٹھانی پڑے۔ اسے بیرونی تجارت یا تجارتِ خارجہ بھی کہا جاتا ہے۔

ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق

ملکی اور بین الاقوامی تجارت کی بنیادی وجہ تخصیص کار اور مصارفِ پیدائش میں فرق ہے، تاہم منافع کا محرک دونوں میں کارفرما ہوتا ہے۔ محنت اور سرمائے کی نقل پذیری ملکی سطح پر آسان اور لچکدار ہوتی ہے، جبکہ بین الاقوامی سطح پر زبان، رسم و رواج، پاسپورٹ اور ویزا جیسی رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔

ملکی تجارت میں ایک ہی کرنسی استعمال ہوتی ہے جبکہ بین الاقوامی تجارت میں مختلف کرنسیوں کی شرحِ مبادلہ کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ ملکی سطح پر خاص تجارتی پابندیاں نہیں ہوتیں، مگر بین الاقوامی تجارت میں درآمدی و برآمدی لائسنس، محصولات اور تحفظاتی پالیسیاں نافذ ہوتی ہیں۔ اسی طرح سرکاری سہولتوں، ذوق و معیار اور وسائل کی دستیابی کے حوالے سے بھی دونوں میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت کے فوائد

بین الاقوامی تجارت کی بدولت کوئی ملک وہ اشیاء درآمد کر سکتا ہے جو وہاں پیدا نہیں ہوتیں (ضروری اشیاء کا حصول)، اور سستی و اعلیٰ کوالٹی کی اشیاء بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ تخصیص کار کے اصول کے تحت ہر ملک کم لاگت والی اشیاء کی پیداوار میں مہارت حاصل کرتا ہے، جس سے وسیع پیمانے کی پیداوار اور فاضل پیداوار کے نکاس میں مدد ملتی ہے۔

اس کے علاوہ بین الاقوامی تجارت ناگہانی حالات (قحط سالی، زلزلے، سیلاب) میں دیگر ممالک سے امداد کا ذریعہ بنتی ہے، اجارہ داریوں کا خاتمہ کرتی ہے، اور عالمی امن، تہذیب و تمدن کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔



بین الاقوامی تجارت کے نقصانات

بین الاقوامی تجارت کے باعث ممالک بیرونی اشیاء پر انحصار کرنے لگتے ہیں اور محدود اشیاء کی پیدائش میں تخصیص کار سے دیگر شعبے نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کو اکثر ناموافق نسبت درآمد و برآمد کا سامنا رہتا ہے، اور وہ صنعتی ممالک کے لیے محض خام مال کی منڈی بن کر رہ جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ بین الاقوامی تجارت سے اسلحہ اور مضر صحت اشیاء کی دستیابی، عالمی معاشی حالات میں اتار چڑھاؤ، اور بعض اوقات چھوٹے ممالک کی سیاسی آزادی پر بڑے ممالک کا غلبہ جیسے نقصانات بھی سامنے آتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کا کلاسیکی نظریہ: نظریہ کلی برتری

بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریے کی بنیاد آدم سمٹھ اور ڈیوڈ ریکارڈو نے رکھی۔ آدم سمٹھ نے نظریہ کلی برتری (Absolute Advantage) پیش کیا، جس کے مطابق دو ممالک کے درمیان تجارت اس لیے فائدہ مند ہوتی ہے کہ دونوں کو اپنی اپنی شے کی پیداوار میں کلی برتری حاصل ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر اگر پاکستان سستا چاول (20 اکائیاں) اور بھارت سستی چینی (20 اکائیاں) پیدا کرے تو دونوں ممالک تخصیص کار اپنا کر تجارت کریں گے: تخصیص و تجارت کی صورت میں مجموعی پیداوار 40 اکائی چاول + 40 اکائی چینی ہوگی، جبکہ تخصیص نہ کرنے کی صورت میں صرف 30+30 اکائیاں ملتی ہیں — یعنی 10+10 اکائیوں کا تجارتی منافع۔

نظریہ تقابلی برتری یا تقابلی مصارف

تقابلی برتری کا نظریہ ڈیوڈ ریکارڈو نے پیش کیا۔ اس کے مطابق اگر ایک ملک دونوں اشیاء دوسرے ملک سے سستی تیار کر سکتا ہو، تب بھی اسے صرف وہی شے پیدا کرنی چاہیے جس میں اسے نسبتاً زیادہ تقابلی برتری حاصل ہو، اور دوسری شے دوسرے ملک سے درآمد کر لینی چاہیے۔

مثال کے طور پر پاکستان محنت کی ایک اکائی سے 8 اکائی چینی یا 12 اکائی چاول پیدا کر سکتا ہے، جبکہ بھارت اتنی ہی محنت سے 10 اکائی چینی یا 20 اکائی چاول پیدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ بھارت دونوں اشیاء سستی پیدا کرتا ہے، مگر



چاول میں اس کی برتری زیادہ ہے، اس لیے بھارت چاول اور پاکستان چینی کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے گا۔ تجارت کی صورت میں دونوں ممالک کو مجموعی طور پر اضافی پیداوار (تجارتی فائدہ) حاصل ہوگی۔

نظریہ تقابلی مصارف پر تنقید

نظریہ تقابلی مصارف کو کئی بنیادوں پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس میں صرف محنت کو پیداوار کی بنیاد سمجھا گیا حالانکہ سرمایہ اور تنظیم کے کردار کو نظر انداز کیا گیا؛ یہ فرض کیا گیا کہ محنت بین الاقوامی سطح پر نقل پذیر نہیں، حالانکہ حقیقت میں مزدور بہتر روزگاری خاطر ممالک کا رخ کرتے ہیں؛ اور یہ کہ تجارت صرف دو ممالک اور دو اشیاء تک محدود ہوتی ہے، جو حقیقت کے منافی ہے۔

مزید برآں، نقل و حمل کے اخراجات کو نظر انداز کیا گیا، مکمل مقابلہ اور کامل روزگاری کے غیر حقیقی مفروضے قائم کیے گئے، خدمات کے شعبے کو نظر انداز کیا گیا، آزاد تجارت کا مفروضہ حقیقت پر مبنی نہیں، اور تمام مزدوروں کی استعداد کار کو یکساں سمجھنا بھی غیر حقیقی ہے۔

توازن تجارت اور توازن ادائیگی

توازن تجارت (Balance of Trade) میں صرف مرئی اشیاء (Visible Goods) کی درآمد و برآمد کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر درآمدات برآمدات سے تجاوز کر جائیں تو ملک غیر موافق توازن تجارت کا شکار ہو جاتا ہے، اور اگر برآمدات زیادہ ہوں تو توازن موافق ہوتا ہے۔

توازن ادائیگی (Balance of Payments) میں مرئی اور غیر مرئی دونوں اشیاء کی درآمد و برآمد شامل ہوتی ہے۔ پروفیسر کنڈل برگر کے مطابق یہ ایک ملک کے باشندوں اور دیگر ممالک کے باشندوں کے درمیان تمام معاشی لین دین کا جامع ریکارڈ ہے۔ IMF کے مطابق اسے حساب رواں (Current Account) اور حساب سرمایہ (Capital Account) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

گلوبلائزیشن اور کثیر الملکنفی کارپوریشنز

گلوبلائزیشن (عالمیت) سے مراد وہ عمل ہے جس کے تحت متعدد ممالک بین الاقوامی تجارت کے ذریعے آپس میں مربوط ہو کر عالمی معیشت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اس سے ٹیکنالوجی کے استعمال، نقل و حمل کے کم اخراجات، اجارہ داریوں کے خاتمے اور معیار زندگی میں بہتری جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔



کثیر الملکنفی کارپوریشنز (Multi-National Corporations) ترقی پذیر ممالک میں اپنے ذیلی ادارے کھول کر ٹیکنالوجی، مہارت اور روزگار کی منتقلی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم ان کے نقصانات بھی ہیں: یہ اکثر ٹیکس ادا نہیں کرتیں، منافع کا بیشتر حصہ بیرون ملک منتقل کر دیتی ہیں، اور میزبان ممالک کو خام مال کی منڈی بنا کر رکھ دیتی ہیں۔

عالمی تجارتی ادارہ (WTO)

عالمی تجارتی ادارہ (World Trade Organization) کا قیام یکم جنوری 1995 کو عمل میں آیا، جس میں تقریباً 148 ممالک شامل ہیں۔ اس کا مقصد مختلف ممالک کے درمیان تجارتی قواعد و ضوابط نافذ کرنا اور بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری اور ملکی قوانین کو بہتر بنانا ہے۔

WTO کے فوائد میں تجارتی امن و سلامتی، تجارتی اختلافات کا پر امن حل، ٹیکس و کوٹے سے آزادی اور معیار زندگی میں بہتری شامل ہیں۔ تاہم اس کے نقصانات میں رکن ممالک پر مخصوص پالیسیاں مسلط کرنا، ٹیکس کے خاتمے سے زرمبادلہ میں کمی، اور نئی صنعتوں کے قیام میں رکاوٹیں شامل ہیں۔

اہم تعریفات

اصطلاح	تعریف
ملکی تجارت (Domestic Trade)	کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر افراد، اداروں اور شہروں کے درمیان اشیاء و خدمات کا لین دین۔
بین الاقوامی تجارت (International Trade)	کسی ایک ملک کا دیگر ممالک سے اشیاء و خدمات کا لین دین، جسے بیرونی تجارت یا تجارتِ خارجہ بھی کہا جاتا ہے۔
نظریہ کلی برتری (Absolute Advantage)	آدم سمٹھ کا نظریہ کہ دو ممالک اپنی اپنی شے کی پیداوار میں کلی برتری کی بنیاد پر تخصیص اور تجارت کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔
نظریہ تقابلی مصارف (Comparative Cost)	ڈیوڈ ریکارڈو کا نظریہ کہ ہر ملک اس شے کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے جس میں اسے نسبتاً زیادہ تقابلی برتری حاصل ہو۔
توازن تجارت (Balance of Trade)	کسی ملک میں سال بھر کے دوران مرئی اشیاء کی درآمد و برآمد کے درمیان توازن۔



اصطلاح	تعریف
توازن ادائیگی (Balance of Payments)	ایک ملک کے باشندوں اور دیگر ممالک کے باشندوں کے درمیان تمام معاشی لین دین (مرئی و غیر مرئی) کا جامع ریکارڈ۔
گلوبلائزیشن (Globalization)	متعدد ممالک کا بین الاقوامی تجارت کے ذریعے آپس میں مربوط ہو کر عالمی معیشت کا حصہ بن جانا۔
عالمی تجارتی ادارہ (WTO)	1995 میں قائم ہونے والا عالمی ادارہ جو رکن ممالک کے درمیان تجارتی قواعد و ضوابط نافذ کرتا ہے۔

اہم حقائق و فارمولے

عنوان	فارمولا / حقیقت
کلی برتری کی مثال	پاکستان: چاول 20، چینی 10؛ بھارت: چاول 10، چینی 20 (اکائیاں فی محنت)
تخصیص و تجارت سے مجموعی پیداوار	40 اکائی چاول + 40 اکائی چینی (بمقابلہ بغیر تخصیص کے 30+30)
تقابلی مصارف کی مثال	پاکستان: چینی 8 یا چاول 12؛ بھارت: چینی 10 یا چاول 20 (فی اکائی محنت)
تجارت سے حاصل ہونے والا فائدہ	تجارت کی صورت میں: 40 اکائی چاول + 16 اکائی چینی؛ بغیر تجارت: 18 چاول + 32 چینی — خالص فائدہ ≈ 4 اکائی چاول
WTO کا قیام	یکم جنوری 1995، تقریباً 148 رکن ممالک
توازن ادائیگی کے اجزاء	حسابِ رواں (Current Account) + حسابِ سرمایہ (Capital Account)

خاکہ جات و تصاویر

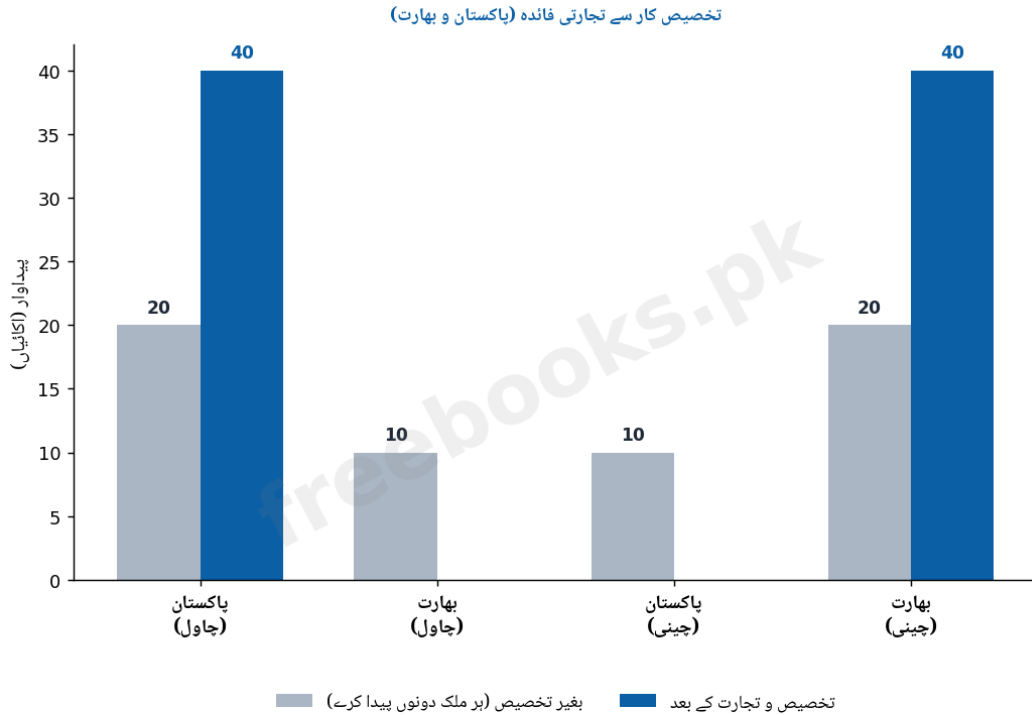
ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق: ایک موازنہ خاکہ جو ملکی اور بین الاقوامی تجارت کے درمیان بنیادی فرق — نقل پذیری، کرنسی، تجارتی پابندیاں اور سرکاری سہولتیں — کو ظاہر کرتا ہے۔



ملکی تجارت	بین الاقوامی تجارت
محنت و سرمایہ کی نقل پذیری آسان	نقل پذیری زبان، پاسپورٹ، ویزا کی رکاوٹیں
ایک ہی ملکی کرنسی رائج	کرنسی شرح مبادلہ کا مسئلہ درپیش
خاص پابندیاں عائد نہیں ہوتیں	تجارتی پابندیاں لائسنس، محصولات، تحفظاتی پالیسیاں
ٹیکس رعایت، رعایتی قرضے	سرکاری سہولتیں ممالک کے لیے مختلف ترجیحات
آزادانہ اور غیر مشروط تجارت	ذوق و معیار کی شرائط عائد
یکساں نوعیت کے وسائل	وسائل کی دستیابی متنوع قدرتی وسائل کی بنیاد

ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق

تخصیص کار سے تجارتی فائدہ: ایک بار چارٹ جو پاکستان اور بھارت کی مثال سے تخصیص کار اور تجارت سے پہلے اور بعد کی پیداوار کا موازنہ ظاہر کرتا ہے۔



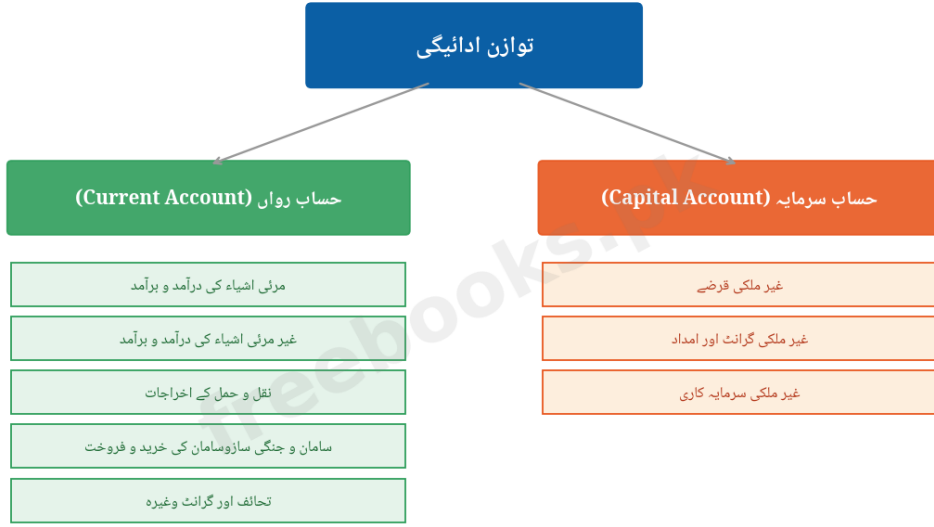
مجموعی پیداوار: بغیر تخصیص $30+30=60$ اکائی؛ تخصیص کے بعد $40+40=80$ اکائی (تجارتی فائدہ = 20 اکائی)

تخصیص کار سے تجارتی فائدہ



توازن ادائیگی کی درجہ بندی: ایک درختی خاکہ جو توازن ادائیگی کو حساب رواں اور حساب سرمایہ میں تقسیم کر کے ان کے اجزاء کو ظاہر کرتا ہے۔

توازن ادائیگی کی درجہ بندی



روان حساب کا خسارہ حساب سرمایہ سے پورا کیا جاتا ہے۔

توازن ادائیگی کی درجہ بندی

مختصر سوالات و جوابات

سوال 1: بین الاقوامی تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی ایک ملک کا دیگر ممالک سے اشیاء و خدمات کا لین دین بین الاقوامی تجارت کہلاتا ہے، جسے بیرونی تجارت بھی کہتے ہیں۔

سوال 2: ملکی تجارت کی تعریف لکھیں۔

جواب: کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر افراد، اداروں اور شہروں کے درمیان اشیاء و خدمات کا لین دین ملکی تجارت کہلاتا ہے۔

سوال 3: حساب رواں اور حساب سرمایہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: حساب رواں میں سال بھر کے دوران اشیاء و خدمات کا لین دین شامل ہوتا ہے، جبکہ حساب سرمایہ میں سرمائے کی اندرون ملک حرکت اور بیرون ملک اخراج شامل ہوتا ہے۔



سوال 4: تقابلی برتری سے کیا مراد ہے؟

جواب: تقابلی برتری سے مراد یہ ہے کہ ایک ملک اس شے کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے جس میں اسے دوسرے ملک کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ فائدہ ہو۔

سوال 5: توازن ادائیگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک ملک کے باشندوں اور دیگر ممالک کے باشندوں کے درمیان ہونے والے تمام معاشی لین دین کا جامع ریکارڈ توازن ادائیگی کہلاتا ہے۔

سوال 6: عالمی تجارتی ادارے کا قیام کب ہوا؟

جواب: عالمی تجارتی ادارہ (WTO) یکم جنوری 1995 کو قائم ہوا، جس میں تقریباً 148 ممالک شامل ہیں۔

تفصیلی سوالات و جوابات

سوال 1: ملکی اور بین الاقوامی تجارت میں فرق تفصیل سے بیان کریں۔

ملکی اور بین الاقوامی تجارت کی بنیادی وجہ تخصیص کار (Specialization) اور مصارفِ پیداوار میں فرق ہے، تاہم دونوں میں منافع کا محرک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے باوجود وسائل کی امتیازی تقسیم دونوں قسم کی تجارت کو کئی نکات پر ایک دوسرے سے مختلف کر دیتی ہے۔ سب سے پہلے، محنت اور سرمائے کی نقل پذیری کا معاملہ ہے: ایک ہی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر محنت اور سرمایہ آسانی اور لچک کے ساتھ ایک علاقے سے دوسرے علاقے منتقل ہو سکتے ہیں، جس سے معاوضے یکساں ہو جاتے ہیں اور منڈی کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بین الاقوامی سطح پر زبان، رسم و رواج، مذہبی جذبات، پاسپورٹ اور ویزا جیسی پابندیاں محنت اور سرمائے کی نقل پذیری میں رکاوٹ بنتی ہیں، جس سے شرحِ اجرت اور شرحِ سود میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ دوسرا فرق کرنسیوں کی شرحِ مبادلہ کا ہے: ملکی تجارت میں ایک ہی کرنسی رائج ہوتی ہے، جبکہ بین الاقوامی تجارت میں ڈالر، پونڈ، یورو، ریال جیسی مختلف کرنسیوں کے درمیان شرحِ مبادلہ کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، اور اس میں اتار چڑھاؤ تجارت میں مشکلات کا باعث بنتا ہے۔ تیسرا فرق تجارتی پابندیوں کا ہے: ملکی سطح پر تجارتی مال کی نقل و حمل پر کوئی خاص پابندی نہیں ہوتی، مگر بین الاقوامی سطح پر درآمدی و برآمدی لائسنس، تجارتی محصولات اور تحفظاتی پالیسیاں نافذ ہوتی ہیں۔ چوتھا فرق سرکاری سہولتوں کا ہے: حکومت ملکی تجارت کے فروغ کے لیے ٹیکس میں رعایت اور رعایتی قرضے دیتی ہے، جبکہ بین الاقوامی سطح پر مختلف ممالک کے لیے حکومتی ترجیحات اور معاہدے



مختلف ہوتے ہیں۔ پانچواں فرق ذوق اور معیار کا ہے: ملک کے اندر پیدا ہونے والی اشیاء کی تجارت آزادانہ اور غیر مشروط ہوتی ہے، جبکہ بین الاقوامی سطح پر صرف وہی اشیاء درآمد کی جاتی ہیں جو لوگوں کے ذوق اور معیار پر پوری اتریں۔ آخر میں، وسائل کی دستیابی کا فرق بھی اہم ہے: ایک ملک کے اندر وسائل یکساں نوعیت کے ہوتے ہیں، جبکہ مختلف ممالک مختلف نوعیت کے قدرتی وسائل سے مالا مال ہوتے ہیں، جو تخصیص کار اور بین الاقوامی تجارت کی بنیاد بنتے ہیں۔

سوال 2: نظریہ کلی برتری اور نظریہ تقابلی مصارف کی وضاحت کریں، اور بتائیں کہ دونوں ممالک تجارت سے کیسے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

بین الاقوامی تجارت کے کلاسیکی نظریے کی بنیاد آدم سمٹھ اور ڈیوڈ ریکارڈو نے رکھی۔ آدم سمٹھ نے نظریہ کلی برتری (Absolute Advantage) پیش کیا، جس کے مطابق دو ممالک کے درمیان تجارت اس لیے فائدہ مند ہوتی ہے کہ تجارت میں شریک دونوں ممالک کو اپنی اپنی شے کی پیداوار میں کلی برتری حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان چاول کی پیداوار میں (20 اکائیاں فی محنت) اور بھارت چینی کی پیداوار میں (20 اکائیاں فی محنت) کلی برتری رکھتا ہو، جبکہ پاکستان صرف 10 اکائی چینی اور بھارت صرف 10 اکائی چاول پیدا کر سکے، تو دونوں ممالک اپنی اپنی برتری والی شے میں تخصیص حاصل کر کے تجارت کریں گے۔ تخصیص اور تجارت کی صورت میں دونوں ممالک کی مجموعی پیداوار 40 اکائی چاول + 40 اکائی چینی ہو جاتی ہے، جبکہ تخصیص نہ کرنے کی صورت میں صرف 30 اکائی چاول + 30 اکائی چینی ملتی، یعنی تجارت سے 10+10 اکائیوں کا خالص فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ تاہم نظریہ کلی برتری اس صورت میں ناکافی ثابت ہوتا ہے جب ایک ملک دونوں اشیاء میں دوسرے سے برتر ہو۔ اسی خلا کو پر کرنے کے لیے ڈیوڈ ریکارڈو نے نظریہ تقابلی مصارف (Comparative Cost) پیش کیا، جس کے مطابق اگر ایک ملک دوسرے ملک کے مقابلے میں دونوں اشیاء سستی تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، تب بھی اسے دونوں پیدا نہیں کرنی چاہئیں بلکہ صرف اس شے میں تخصیص حاصل کرنی چاہیے جس میں اسے نسبتاً زیادہ تقابلی برتری حاصل ہو۔ مثال کے طور پر پاکستان محنت کی ایک اکائی سے 8 اکائی چینی یا 12 اکائی چاول پیدا کر سکتا ہے، جبکہ بھارت اتنی ہی محنت سے 10 اکائی چینی یا 20 اکائی چاول پیدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ بھارت دونوں اشیاء پاکستان سے سستی پیدا کرتا ہے، لیکن پاکستان میں چینی اور چاول کے درمیان لاگت کی نسبت 1:1.5 ہے جبکہ بھارت میں یہ نسبت 1:2 ہے، یعنی بھارت کو چاول کی پیداوار میں زیادہ تقابلی برتری حاصل ہے۔ اس لیے بھارت چاول کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے گا جبکہ پاکستان چینی کی پیداوار میں تخصیص حاصل کرے گا، کیونکہ پاکستان کو چینی کی پیداوار میں دونوں اشیاء کی نسبت کم تقابلی برتری حاصل ہے۔ اعداد و شمار سے



ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دونوں ممالک تجارت نہ کریں تو مجموعی پیداوار 18 اکائی چاول + 32 اکائی چینی ہوگی، جبکہ تجارت کی صورت میں یہ 40 اکائی چاول + 16 اکائی چینی ہو جاتی ہے۔ چونکہ پیداوار کی نسبت کے اعتبار سے 2 اکائی چینی 4 اکائی چاول کے برابر ہے، اس لیے تجارت کی صورت میں دونوں ممالک کو مجموعی طور پر تقریباً 4 اکائی چاول کا خالص فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح دونوں نظریات ثابت کرتے ہیں کہ تخصیص کار اور بین الاقوامی تجارت کے ذریعے شریک ممالک اپنے محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ پیداوار اور فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

1. کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر اشیاء و خدمات کی نقل و حرکت کیا کہلاتی ہے؟
(الف) بین الاقوامی تجارت (ب) ملکی تجارت (ج) علاقائی تجارت (د) عالمی تجارت
درست جواب: (ب) ملکی تجارت۔ کسی ملک کی جغرافیائی حدود کے اندر اشیاء و خدمات کی نقل و حرکت ملکی تجارت (Domestic Trade) کہلاتی ہے۔
2. بین الاقوامی تجارت کی بنیادی وجہ کیا ہے؟
(الف) تخصیص کار (ب) منافع جات (ج) اشیاء کی پیداوار (د) باہمی تعاون
درست جواب: (الف) تخصیص کار۔ بین الاقوامی تجارت کی بنیادی وجہ تخصیص کار (Specialization) اور مصارفِ پیدائش میں فرق ہے۔
3. نظریہ کلی برتری بین الاقوامی تجارت کس نے پیش کیا؟
(الف) مارشل (ب) آدم سمٹھ (ج) ڈیوڈ ریکارڈو (د) کینز
درست جواب: (ب) آدم سمٹھ۔ نظریہ کلی برتری (Absolute Advantage) آدم سمٹھ نے پیش کیا۔
4. نظریہ تقابلی مصارف کس نے پیش کیا؟
(الف) آدم سمٹھ (ب) مارشل (ج) ڈیوڈ ریکارڈو (د) کنڈل برگر
درست جواب: (ج) ڈیوڈ ریکارڈو۔ نظریہ تقابلی مصارف (Comparative Cost) ڈیوڈ ریکارڈو نے پیش کیا۔
5. توازن تجارت میں کون سی اشیاء شامل ہوتی ہیں؟



(الف) صرف غیر مرئی (ب) صرف مرئی (ج) مرئی و غیر مرئی دونوں (د) کوئی بھی نہیں
درست جواب: (ب) صرف مرئی۔ توازن تجارت میں صرف مرئی اشیاء (Visible Goods) کی درآمد و برآمد شامل ہوتی ہے۔

6. توازن ادائیگی کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) چار
درست جواب: (ب) دو۔ IMF کے مطابق توازن ادائیگی کو دو حصوں — حسابِ رواں اور حسابِ سرمایہ — میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

7. عالمی تجارتی ادارے کا قیام کب عمل میں آیا؟

(الف) 1985 (ب) 1990 (ج) 1995 (د) 2000
درست جواب: (ج) 1995۔ عالمی تجارتی ادارہ (WTO) یکم جنوری 1995 کو قائم ہوا۔

8. کثیر الملکنفی کارپوریشنز کا سب سے بڑا نقصان کیا ہے؟

(الف) ٹیکنالوجی کی منتقلی (ب) منافع کی بیرون ملک منتقلی (ج) روزگار میں اضافہ (د) پیداوار میں اضافہ
درست جواب: (ب) منافع کی بیرون ملک منتقلی۔ کثیر الملکنفی کارپوریشنز اپنے منافع کا بیشتر حصہ بیرون ملک منتقل کر دیتی ہیں، جو میزبان ملک کے لیے نقصان دہ ہے۔

9. پاکستان کی مثال میں چاول کی پیداواری صلاحیت کتنی بتائی گئی؟

(الف) 8 اکائی (ب) 10 اکائی (ج) 12 اکائی (د) 20 اکائی
درست جواب: (ج) 12 اکائی۔ نظریہ تقابلی مصارف کی مثال میں پاکستان محنت کی ایک اکائی سے 12 اکائی چاول پیدا کر سکتا ہے۔

10. توازن ادائیگی کی تعریف کس ماہر معاشیات نے دی؟

(الف) آدم سمٹھ (ب) ڈیوڈ ریکارڈو (ج) پروفیسر کنڈل برگر (د) مارشل
درست جواب: (ج) پروفیسر کنڈل برگر۔ توازن ادائیگی کی تعریف پروفیسر کنڈل برگر (Kindle Berger) نے دی ہے۔



• ملکی تجارت = ایک ملک کے اندر لین دین؛ بین الاقوامی تجارت = مختلف ممالک کے درمیان لین دین۔ فرق: نقل پذیری، کرنسی شرح مبادلہ، تجارتی پابندیاں، سرکاری سہولتیں، ذوق و معیار، وسائل کی دستیابی۔

• بین الاقوامی تجارت کے فوائد: ضروری و سستی اشیاء کا حصول، تخصیص کار، وسیع پیمانہ پیداوار، فاضل پیداوار کا نکاس، اجارہ داریوں کا خاتمہ، عالمی امن۔ نقصانات: بیرونی انحصار، ناموافق نسبت تجارت، سیاسی غلبہ۔

• نظریہ کلی برتری (آدم سمٹھ): ہر ملک اپنی برتری والی شے میں تخصیص حاصل کرے۔ نظریہ تقابلی مصارف (ڈیوڈ ریکارڈو): نسبتاً زیادہ برتری والی شے میں تخصیص، چاہے دونوں اشیاء میں مطلق برتری ہو۔

• توازن تجارت = صرف مرئی اشیاء کی درآمد/برآمد۔ توازن ادائیگی = مرئی + غیر مرئی اشیاء؛ دو حصے: حساب رواں + حساب سرمایہ (کنڈل برگر کی تعریف)۔

• گلوبلائزیشن = ممالک کا باہمی ادغام؛ کثیر الملکنفی کارپوریشنز = ٹیکنالوجی کی منتقلی مگر منافع کا اخراج؛ 148، 1995 WTO ممالک، تجارتی قواعد کا نفاذ۔

• پاکستان۔ بھارت مثالیں یاد رکھیں: کلی برتری (چاول 20/10، چینی 10/20)؛ تقابلی مصارف (چینی 8/10، چاول 12/20)۔ نوٹس Freebooks.pk نے تیار کیے۔

امتحانی نکات

• کلی برتری اور تقابلی مصارف کے نظریات کو الگ الگ اعداد کی مثالوں کے ساتھ یاد رکھیں۔ امتحان میں اکثر گوشوارے (جدول) کے ساتھ سوال آتا ہے۔

• ملکی اور بین الاقوامی تجارت کے 6 نکات فرق کو ترتیب سے یاد رکھیں: نقل پذیری، کرنسی، پابندیاں، سرکاری سہولتیں، ذوق و معیار، وسائل۔

• توازن تجارت اور توازن ادائیگی کا فرق یاد رکھیں: توازن تجارت صرف مرئی اشیاء تک محدود ہے، توازن ادائیگی مرئی + غیر مرئی دونوں شامل کرتا ہے۔



- WTO کے قیام کی تاریخ (1995) اور رکن ممالک کی تعداد (148) کو یاد رکھیں۔ یہ معروضی سوالات میں اکثر پوچھا جاتا ہے۔
- نظریہ تقابلی مصارف پر تنقید کے 8 نکات کو مختصر الفاظ میں یاد رکھیں تاکہ تفصیلی سوال میں مکمل جواب دیا جاسکے۔

© freebooks.pk — پاکستانی طلبہ کے لیے مفت تعلیمی نوٹس۔ اصل مواد: freebooks.pk

